

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۵ اگست ۱۹۱۱ء | نمبر ۳۴

کتابیں جو عقلمند لوگوں کیلئے فائیدہ مند ہیں

بائیبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب مصنف نے قرآن کی تعلیمات کو بائیبل کیساتھ ملا کے اسبات کو ثابت کیا کہ توریت زبور اور انجیل شریف کلام اللہ ہے۔ اس کتاب کی خوبی اس بات سے ظاہر ہے کہ مصنف ہمدردی اور محبت کی روح دکھلاتا ہے۔ اہل اسلام کی دلشکنی نہیں کرتا۔ یہہ کتاب متلاشیوں کے واسطے بہت مفید ہوگی۔ اس کتاب میں ۱۹۲ صفحے ہیں قیمت دس آنے ۱۰/ +

ہند میں قومیت

یہہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قومیت کیا ہے اور کہ ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہے اور کہ قومی آزادگی کن کن شرائط پر منحصر ہے۔ صفحے کتاب ۲۸۔ قیمت ۱/ +

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیکلسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اردو ۴ر اور ۱۲ر + یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر و ۱۲ر رومن ۴ر
اگر لوگ اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا قیمتی ہے

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف میں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۵ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

انگریزی بائبل کی آتھرائزڈ ورشن میں ۳۵۶۷۱۸۰ حروف شمار ہوئے ہیں۔

گذشتہ سال برٹش کلان میں ۲۶۴۳۹۲۵۸۸ ٹن کوئلہ خرچ ہوئے۔

جب شاہ سیام اپنی شاہانہ پوشاک میں ملبوس ہوتے ہیں اور تمام شاہی زیبائش کو زیب تن کرتے ہیں تو دو لاکھ پونڈ قیمت کی کل پوشاک ہوتی ہے۔

پیرس میں آبزرویٹری کے پروفیسر ناڑمن کے حساب سے سورج کی تپش میں ہر ایک مربع انچ میں ۔۔۔۔۔۔ ۴ شمعدانوں کی روشنی ہوتی ہے۔

انگلستان میں جن لوگوں پر موت کا فتویٰ دیا جاتا ہے پھانسی ہونے سے پیشتر دو یا تین ہفتہ پہلے اُن کو خبر دیجاتی ہے۔ پر ملک یونان میں پھانسی سے دو سال پہلے خبر دیجانی ضروری ہے۔

ڈاک کا دہواں کش جہاز جو فی گھنٹہ ۱۵ ناٹس چلتا ہے اس پر چھ ہزار پونڈ ایک مہینہ میں خرچ آتا ہے۔ اور اگر ۱۷ سے ۱۸ ناٹس فی گھنٹہ چلتا ہے تو اُس پہ ۲۵ ہزار پونڈ ماہواری خرچ آتا ہے۔

جبکہ ایک ریل ۶۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے رفتار میں جا رہی ہے۔ اگر اس کو دفعتاً ٹھہرایا جاوے تو مسافروں کو اُسکا دہکا ایسا محسوس ہوگا گویا کہ وہ ۵۰ فٹ کی اونچائی سے گرے ہیں۔

ملک آسٹریلیا میں ایک پرندہ ہمنگ برڈ نامے ہوتا ہے۔ جس کو طوفان آنے سے پیشتر خبر ہو جاتی ہے۔ جو نہ صرف اپنے گھونسلے کو ڈھانپتا ہے جس سے کہ بارش کا پانی اندر نہ آسکے بلکہ بجلی کے گرنے سے بھی محفوظ کرتا ہے۔

ہفتہ کا ہر ایک دن ایک قوم یا دوسری قوم میں متبرک مانا جاتا ہے۔ اتوار عیسائیوں میں۔ پیر اہل یونان میں۔ منگل اہل پارس میں۔ بدھ اہل اسیریا میں۔ جمعرات اہل مصر میں۔ جمعہ اہل اسلام میں خواہ وہ کسی ملک کے ہوں اور سنیچر اہل یہود میں۔

ولایت میں شاہی ضیافتوں کے وقت پاس ادب کے قاعدہ سے یہ دستور ہے کہ کوئی مہمان کسی مضمون پر گفتگو نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے جو صاحب خانہ نے شروع کیا ہووے۔ لیکن شاہ ایڈورڈ اس کے پابند نہیں تھے اور نہ ہمارے ملک معظم جارج پنجم اس کے کاربند ہیں۔

ملکہ معظمہ الیگزینڈرا کے پاس شاہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم کے انتقال کی ہمدردی کے خطوط جو اُن کے پاس اعلیٰ سے اعلیٰ شاہی ارکین سے اور ادنےٰ سے ادنے لوگوں سے جو غمی کے موقعہ پر آئے ہوئے تھے موجود ہیں۔ ہر مجسٹی نے اُن کو ترتیب وار سیاہ چمڑہ کی جلد میں بندھا رکھا ہے۔ اور وہ اُس کی بڑی قدر کرتی ہیں۔

دنیا میں سب سے بلند عمارت نیویارک میں میٹروپالیٹین لیف ٹاور نامے عمارت ہے جس کی اونچائی سات سو فٹ ہے۔ اب اسی شہر میں ایک اور بلند عمارت بنی شروع ہوئی ہے جو پہلی عمارت سے ۷۵ فٹ کم بلندی پر رہیگی۔ یعنے اس کی پوری بلندی ۶۲۵ فٹ ہوگی۔

چینی ممالک میں ایک عجیب دستور سننے میں آیا ہے۔ کہ جب سے کسی کے بیٹے اور بیٹیاں ۵۰ سال کی عمر تک پہونچتے ہیں تو وہ جنازہ کے لباس بطور تحفہ کے دیتے ہیں اور اس طرح بہت سے چینی گھروں میں جنازے کے لباس موجود ہوتے ہیں۔

دربار دہلی کے جلوس میں بادشاہ سلامت سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار ہونگے۔

دو بڑے ہیرے کوکاب افریقہ دوم (ستارہ افریقہ) ہمارے بادشاہ سلامت جارج پنجم کے نذر کئے گئے۔ ان دونوں میں سے جو بڑا ہے۔ بادشاہی عصا میں جڑا گیا۔ اور دوسرا جو ذرا چھوٹا ہے وہ شاہی تاج میں جو دربار کے موقع پر پہنا جاتا ہے جڑا گیا ہے۔ کسی شہنشاہ نے تاجپوشی کے وقت کبھی بھی دو ہیرے نہ پہنے تھے۔ یہ پہلی بار ہے کہ ہمارے بادشاہ سلامت نے اپنی تاجپوشی کے وقت میں پہنا ہوگا۔

تار کی بہار

سلطان ترکی نے بیگم صاحبہ بھوپال کو ایک طلائی ہندوستانی آرسی اور بیش قیمت ریشمی گلیچے عطا کئے ہیں۔

شاہ سابق مقام امول میں طہران سے ۸۰ میل شمال مشرق میں ہے۔ اس وقت میں افواج سرکاری نے ۸۰ میل مشرق میں شاہ کی افواج کو شکست دی اور سردار کو قتل کر ڈالا۔

لندن ۵ اگست پولیس دہرتالیوں میں لیورپول میں کئی مقابلے ہوئے۔ اور فوج بلانی پڑی۔ کئی جگہ آگ لگی جو ہڑتالیوں کا کام کہا جاسکتا ہے۔

۳۰۰۰ ہزار کے مجمع نے لیورپول میں ایک جیلخانہ کی گاڑی میں جس میں قیدی سپاہی لئے جاتے تھے۔ حملہ کیا۔ سپاہیوں نے مجمع پر گولی برسائی اور برچھیوں سے کام لیا۔ ایک بلوائی مارا گیا۔ ۲۰ زخمی ہوئے۔

ایک گمنام شخص نے جو اپنے تئیں انگریز باشندہ آن روئے سن بیان کرتا ہے۔ لارڈ ہالڈین کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ نذر کیا ہے کہ انگلستان کی بہت سے آباد محلوں کے قریب چاند ماری کے لئے اراضی خریدی جاوے جس کی محافظت سلطنت کے لئے ضروری ہے

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں ۲۳ پاس ہوئے۔ مولوی عالم میں ۱۰ مولوی میں ۳۔

۱۱ دسمبر کو دربار کارونیشن دہلی کے روز تمام بڑے بڑے شہروں جلسے آرائش کئے جاوینگے۔

معزول شاہ ایران کے پیروان نے سخت جنگ کے بعد مقام دامگان بھی فتح کرلیا ہے۔ ۸ اگست کو۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

ہم افسوس کیساتھ اس خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ سہارنپور کے پادری سی۔ ایچ ویلنی صاحب کی پیاری دختر مس مارگریٹ صاحبہ ۳۱ جولائی کو امریکہ میں انتقال کرگئی۔

پنجاب کے مشہور ڈاکٹر ایچ مارٹین کلارک صاحب جو کہ حال میں اڈنبرگ کی جیوش میڈیکل مشن کے سیکرٹری ہیں اپنی سالانہ رپوٹ میں لکھتے ہیں کہ ۱۹ صدی میں ۲۷۴۰ یہودیوں نے بپتسمہ پایا یہودیوں کا شمار معہ بال بچے کے ایک لاکھ ۴ ہزار ہے۔ کل شمار بپتسموں کا جو کہ گذشتہ سال میں یہودیوں میں سے ہوئے ۲ لاکھ ۴ ہزار پانچسو چالیس ہیں۔

حال میں پادری ڈبلیو گلف صاحب لوقا کی انجیل کا عام فہم بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کو بنگالی لوگ بہت اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ قریب ۱۵ ہزار جلدیں ابتک فروخت ہوچکی ہیں اور ۲۵ ہزار کے قریب اور چھاپی جارہی ہیں۔ اور یہ بھی تجویز ہورہی ہے کہ باقی تین انجیلوں کا ترجمہ بھی بنگالی زبان میں کیا جاوے۔

سالویشن آرمی کا کام نہ صرف ہندوستان میں ہے بلکہ لنکا میں بھی کثرت سے ہے ان ہر دو ممالک میں آگے ذیل کے کارندے پائے جاتے ہیں۔ یوروپین اور امریکین فوجی افسر ۱۹۰ ہندوستانی اور لنکا کے افسر ۲۰۴۳ انکا کام ۴۷۰۵ شہروں میں ہے ان کے پاس ۹۰۴ مدارس میں جن میں ۱۳۴۹۰ طلبا ہیں۔ انکے علاوہ فوجی کام جرائم پیشہ فرقوں میں بھی ہے۔ اور بدنام عورتوں کے ہوس بھی ہیں دستکاری کے مدرسے اور بیماروں کے لئے بیمار خانہ بھی موجود ہیں +

اڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۱۳

قوموں کی بیداری ایسی باتوں سے متصور نہیں ہے کہ جن سے قوموں کو نقصان پہونچے بلکہ بیداری سے مطلب ہے کہ قومیں درست اور راست طریق پر کاربند ہو کر دینی اور دنیاوی ہر دو پہلوؤں میں ترقی کرتی چلی جاویں اور انکی روحانی اور جسمانی حالت درجہ عروج تک پہونچ جاوے۔ درحقیقت اصلی بیداری روحانی بیداری ہے کہ جس سے روحانی عالم کی نعمتیں حاصل ہوجاویں۔ کیونکہ یہ عالم فانی تو چند روز کا ہے جو رفتہ رفتہ گھٹتا چلا چلا جاتا ہے۔ پر وہ بقا کا عالم جو ہمیشہ رہنے والا ہے مقدم ہے جس قوم نے اپنی عاقبت کی باتوں کو حاصل کرلیا وہ ہی قوم بیدار ہے۔ پر وہ قوم جو دنیاوی معاملات میں ترقی کے اعلےٰ معیار پر بھی پہنچ بھی جاوے اور دنیاوی عزت وحشمت میں سب دیگر اقوام سے سبقت بھی لے جاوے لیکن روحانی باتوں میں سست اور لاپرواہ رہے وہ سوئی ہوئی اور مردہ ہے اور آخر کار اسکو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ داؤد زبور فرماتا ہے قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں۔ زمین کے بادشاہ سامنے کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند کے اور اسکے مسیح کے مخالف منصوبہ باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُن کے بند کھول ڈالیں اور ان کی رسی اپنے سے توڑ پھینکیں۔ وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنستا ہے۔ اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اُڑاتا ہے۔ زبور ۲: ۱-۴





ایڈیٹر بدر قادیانی کی زباندرازی

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۳ و ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء میں نورافشانی کمیٹی توبہ کرنے کے عنوان سے ایک ورڈ قادیانی کالمز کا بڑا ساونٹ درج کرتا ہے۔ اور تہذیب اور اخلاق اور سنجیدگی اور متانت تو ہمعصر سے کوسوں بھاگی ہوئی ہو جو آپ تحریر دعیسائی مذہب پر پیش کرتے ہیں وہ سراسر طنز اور جھوٹ سے بھری ہوئی اور اخلاق سے گری ہوئی ہوتی ہے۔ جس کا ہم بہت دفعہ نوٹس لے چکے ہیں پر وہ اس ڈھنگ کو کس طرح چھوڑیں کیونکہ یہ تو اُن کی جبلی عادت ہے۔ نورافشانی کمیٹی کوئی ایسی کمیٹی موجود نہیں ایڈیٹر صاحب کو نہ معلوم کہاں سے اس کا خواب آگیا؟

اس نوٹ میں وہ ذیل کی غلطیاں کرگئے ہیں۔

اوّل وہ لکھتا ہے کہ نورافشاں کے ایڈیٹر خلاف تعلیم مسیح واویلا مچانا شروع کرتے ہیں کہ بدلہ نے مار دیا کھا گیا۔ یہ کیا ہوگیا۔ اس کی نسبت ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ ایسے فقرے کہ بدر نے ہم کو مار دیا۔ کھا گیا۔ یہ کیا ہو گیا۔ ہمارے کسی اخبار میں دکھلا دیں۔ نہ ہم نے کوئی بات اپنے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کے خلاف کی ہے۔ بلکہ ہمارا کام بشارت دینا اور مخالفوں کو جواب دینے کا ہے۔ جس کو ہم ہمیشہ بڑی سنجیدگی سے اُن کی غلطیں جتلاتے اور جواب دیتے ہیں۔

دوئم۔ وہ لکھتے ہیں کہ کوئی اخبار اس امر سے خالی نہیں جاتا کہ اسلام پر تمسخر نہ ہو اور نا پسندیدہ اعتراض نہ کئے جاویں؟

ہم وعدے سے کہتے ہیں کہ تمسخر کا ایک فقرہ بھی آپ دکھلا دیں تو ہم قائل ہو جاوینگے۔ ورنہ آپ کے غلط لکھنے میں کلام نہیں ہوتا۔ حق اعتراض کو ناپسندیدہ سمجھنا یہ آپ کے تعصب پر دلالت کرتا ہے۔

سوئم۔ پھر ہمعصر یہ افشانی کرتا ہے۔ کہ اس نورافشانی حیلہ بازی کو دیکھو۔ جناب ایڈیٹر وہ حیلہ بازی کیسی تھی اس کا بیان تو کر دیا ہوتا۔ اس کو کس وقت کے لئے چھپا رکھا ہے۔ افسوس کہ ایسے تعلیم یافتہ اور خواندہ ہو کر اس قسم کی تحریر ناحق بلا وجہ اپنے اخبار میں درج کرنا اور کسی کو ناحق حیلہ بازی کا مرتکب بنانا صاف جھوٹ ہے۔ اور صریح بے انصافی ہے۔ حیلہ بازیاں تو یہ ہیں۔ کبھی مسیح موعود بنا جاتا ہے اور کبھی کرشن بنا جاتا ہے۔

چہارم۔ پھر ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ بھائی نورافشاں بیہودہ تو پرانا چلا آتا ہے۔ لفظ بھائی کا انسان پر لگتا ہو نہ کہ کاغذ پر یہ ایک عجیب محاورہ آج ہی سنا ہے۔ پیاس میں ہمعصر نے گویا ہماری بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ باتوں کو بار بار بدلنے کا الزام جو ہم نے مرزائیوں پر لگایا تھا وہ ایک پرانا قصہ ہے۔ جو ہوتا چلا آیا ہے اور جو آپ نے نوٹ کر اعتراض انجیل مقدس اور خداوند یسوع پر کئے ہیں ان کا جواب دینا فضول سمجھکر چھوڑا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ نئے اعتراضات نہیں ہیں۔ بلکہ وہی پرانے اور بوسیدہ اعتراضوں کی فہرست ہے۔ جنکا جواب بحث اور مباحثوں کی صدہا کتابوں میں اب موجود ہے۔ ضرورت ہو تو وہاں دیکھ لو مگر یاد رکھو نہیں کی بھی کوئی چیز ہے۔

بدر قادیان کے چٹکلے

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ مورخہ ۳ و ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء میں عنوان کلام امیر میں ذیل کے چٹکلے دین عیسوی کی مخالفت میں تحریر ہیں۔

اوّل۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کو دیکھو کہ اب اصل انجیل تک ان کے پاس نہیں۔ ایک طرف تو علم طبقات الارض وغیرہ میں یہاں تک ترقی کی ہے کہ سب زمین کو چھان ڈالا دوسری طرف دینی امور کا یہ حال ہے کہ اپنے مذہب کی کتاب کا پتہ نہیں۔

دوئم۔ دوسری قوموں سے مسلمان نسبتاً بہت محفوظ رہے۔ عیسائیوں کے دوفرقوں کا طریق عبادت بھی نہیں ملتا مسلمانوں میں امر مشترک تو ہے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔

سوئم۔ یورپ کی قوموں کو بھی دیکھو کہ الٰہیات کے باریک مسائل میں کچھ فہم نہیں ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا۔

مندرجہ بالا باتوں کا جواب دینا فضول ہے کیونکہ نہ یہ سوال کے طور پر کہی گئیں کہ جنکا جواب ضروری ہو بلکہ یہ تو محض ہمعصر بدر کے چٹکلے ہیں۔ جو وہ حسب معمول اپنے اخبار میں چھوڑا کرتے ہیں۔ اور ہمارا مطلب صرف ناظرین نورافشاں کو ان کے باطنی حال کو دکھلانا ہے۔ اور بس

اس اخبار کے صفحہ ۴ کالم تیسرے میں ذیل کی عبارت درج ہے "انجیلی واقعات کی تضحیک و تردید جو خود یورپ کے فلاسفروں اور فری تھنکروں اور مورخوں نے کی ہو مرزا صاحب کی تصنیفات میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے" گویا اس سے مرزا صاحب نے تو ڈھیل ہی دکھلائی ہے اگر زیادتی کرتے تو نہ معلوم وہ خدا ہی بن بیٹھتے +

ریویو

چترمے جگت ۔ اس نام کا ایک ماہواری رسالہ نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھپا ہوا ثانی المال شہر پونا سے نکلنا شروع ہوا ہے جو بڑی اعلےٰ ہندی دیوناگری زبان میں ہے اس میں ہر قسم کے مضامین ہیں نظمیں بھی ہیں اور نہایت خوبصورت رنگیلی تصویرات بھی جس خوبصورتی کے ساتھ بڑے بڑے رسالوں پر شائع ہوتی ہیں۔ عورتوں کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے۔ ہر طرح سے اس کی خوبصورتی قابل دید ہے۔

نوٹس ۔ چونکہ تخمیس پایا کے مضمون پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اس لئے ہم اس سلسلہ کو بند کرتے ہیں۔ آئندہ کوئی صاحب اس مضمون پر زیادہ لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کریں

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ: اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اثر صرف صحابہ رضہ پر ہی محدود نہ رہا بلکہ وہ محبت ایسی زبردست تھی کہ آخر دشمنوں پر بھی اثر کر گئی۔

اقول- صحابہ پر تو اثر ضرور پڑتا تھا۔ کیونکہ وہ تو ہر بات میں شریک تھے۔ ان کی موت سے ان کی موت۔ ان کی فتح سے ان کی فتح ہر بات میں وہ ان کے ساتھ تھے۔ اور ظاہر طور سے جسمانی فائدے ان کو حاصل تھے۔ دشمنوں پر محبت کا اثر تواریخ کے پڑھنے سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بالکل الٹا تھا۔ کیونکہ وہ دین کی محبت سے اسلام کے جھنڈے کے نیچے لائے جاتے تھے۔ اور اگر نہ آتے تو تلوار تیز دھار ان کے روبرو موجود تھی۔ جہاد کا فتویٰ ہر وقت تیار تھا۔ اس سے بڑھ کر محبت کی دوسری نظیر کیا ہو سکتی ہے؟

قولہ- یہ آپ کی محبت ہی کی کشش تھی۔ جس نے آخر شہر مکہ کے جانی دشمنوں کو کھینچکر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش غلام بنا دیا۔

اقول- جناب وہ محبت تو تلوار تھی۔ اور کیا تھی؟ اگر جہاد کے بغیر ایسی تاثیر ہوتی تو ہم بلا عذر اس کو مان لیتے۔ مگر جب محبت سے کام نہ نکلا تو یہ دوسرا علاج کارگر نکلا۔ اصل حقیقت تو یہ تھی۔

قولہ- اور آپ کی ہمدردی کی مقناطیسی قوت نے وہ کام کر دکھایا جو بے چارہ مسیح تو کجا دنیا کے کسی عظیم الشان نبی سے بھی ظہور میں نہ آیا۔

اقول- وہ مقناطیسی قوت کیا تھی۔ اس کا ذکر تو ایڈیٹر صاحب نے کیا ہی نہیں وہ تو صرف آبدار تلوار تھی جس کا خوف تمام عرب پر چھا گیا تھا۔ ہمدردی میں تو تلوار۔ جبر اور سختی کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ پر واقعات صاف بتا رہے ہیں کہ سینکڑوں لڑائیاں اور مہمیں کر کے آنجناب نے اپنا سکہ تمام عرب پر بخوبی بٹھا لیا تھا۔ ہاں اگر آپ کا مطلب ایسے کاموں سے ہے اور ان میں یسوع مسیح کا مقابلہ حضرت محمد صاحب سے کرتے ہو تو ہم کہینگے کہ آپ ضرور حق بجانب ہیں۔ لیکن اگر حقیقی ہمدردی اور رحم اور بخشش میں آپ مقابلہ کرتے ہو تب تو آپ کا فرمان بالکل غلط ہو اور ٹھیک مقابلہ نہیں ہے۔ اگر جنگ ومعرکہ آرائی میں تمام نبیوں کا آپ مقابلہ کرتے ہیں تب تو ٹھیک ہے کیونکہ اتنے جنگ کسی نبی نے کئے اور نہ ان کو سوائے احکام الٰہی کے لوگوں پر ظاہر کرنے کے اور کوئی دوسرا کام تھا۔ پر آپ کے حضرت نے سب سے بڑھ چڑھ کر فتوحات کیں اور حکومت کا عصا پکڑا اور مہمیں جیتیں۔ اس میں ہم آپ سے متفق ہیں کہ بے چارے نبیوں سے ایسے بڑے کام نہیں ہوئے۔

قولہ- آخر وہی ہوا جو خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

اقول- کہاں صلح حدیبیہ اور کہاں یہ قرآن کی آیت جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم نے تجھ کو فتح دی فتح بھاری یعنی یہ کہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے۔ کہاں گناہوں کے بخشے جانے کا ذکر اور کہاں جنگ کا فیصلہ۔ قرآن کی آیتوں کی عجیب مناسبت ہے۔

قولہ- اور آخر یہی نفرت اور عناد ان لڑائیوں کا باعث ہوں۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین ہوئیں۔

باقی آئندہ

اقتباس

حکایت

ذکر ہے کہ کسی شہر میں دو امیر زادہ رہتے تھے۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کرنے میں بہت کوشش کی دونوں کسی مدرسہ میں داخل ہوئے۔ ایک نے علمی لیاقت و علم حاصل کرنے میں کوشش کی دوسرے نے علم چھوڑ دولت کی فکر کی۔ چند ہی عرصے میں اس نے دولت حاصل کی اور عزیز مصر ہو گیا۔ اور دوسرا علم کی تحصیل میں لگا رہا اور مصری علم وفنون میں ماہر ہو گیا پر بے دولت رہا۔ ایک دن ان دونوں کی ملاقات ہوئی۔ امیر نے عالم کو حقارت کی نظر سے دیکھکر کہا کہ دیکھو میں دولت کی بدولت سلطنت تک پہونچا اور تو اپنی اصلی حالت غربت ہی میں پڑا ہے۔ اس عالم نے جواب دیا کہ اے صاحب خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ کو میراث میں علم کی نعمت عطا فرمائی کہ میں اس کے ثمر سے لدا رہتا ہوں اور دوسرے اس سے لذت اٹھاتے ہیں۔ میرا خزانہ کم نہیں ہوتا۔ اور جو تیرے خزانہ میں سے کچھ حاصل کرتا ہے۔ خوش نصیب ہوتا ہے۔ آپ کو خالق نے میراث فرعون بخشی ہے۔ وہ آپ ہی کو مبارک رہے۔

آپ کے نخش سے خلقت پناہ چاہتی ہے اور آپ سے دور بھاگتی ہے۔ مجھ سے ایک عالم شل گوند کے چپکے رہتے ہیں +

(رفیق نسواں)

مراسلات

کیا وید ذرت ہیں؟

آپ کہیں گے کہ ہر گزنان کو شبد نہیں کہتے ہیں۔ سو آپ شبدوں کے وجود کو کان یعنی زبان وآکاش پہ منحصر ٹھہراتے ہیں۔ کیونکہ ان کے بغیر شبدوں کا وجود ثابت نہیں ہوتا ہے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ اگر شبدوں کا وجود ان انیہ پدارتھوں پہ منحصر ہے تو کیا شبد نتیہ ہو سکتے ہیں؟ اگر شبد نتیہ نہیں تو اس بنا پہ وید کس طرح نتیہ ہو سکتے ہیں؟

شبدوں کو نتیہ ثابت کرنے کی غرض سے سوامی جی نے مختلف درشن شاستروں سے بھی چند ایک اقتباس کئیں ان میں کوئی ایسی خاصی دلیل نہیں ہے جو مذکورہ بالا بحث میں نہ آگئی ہو۔ لہذا خاص طور پر ان اقتباسوں پر غور کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارا کہنا ہمارے خیال میں محض ایشور نتیہ ہے اور جگت اور جگت کے تمام پدارتھ انتیہ ہیں مخلوق ہیں۔ سو وید بائبل قرآن کسی قوم کی کوئی کتاب ازلی نہیں ہے۔ ہم بائبل کو الہامی مانتے ہیں۔ پر الہامی ماننے کی غرض نہیں کہ وہ ازلی ہے۔ خدا کی روح کی ہدایت اور مدد سے بائبل لکھی گئی۔ جس حال لکھی گئی تو کس طرح ازلی ہو سکتی ہے؟ اسی طرح وید بھی رچے گئے یا لکھے گئے۔ ہم نے ویدوں کی اصل یا اتپتی کے بیان میں ثابت کیا کہ وید الہامی نہیں۔ اگر ویدوں کو دید پرستی سے الہامی بھی مانو تو جس حال وہ رچے گئے اور لکھے گئے تو وہ کس طرح ازلی یا نتیہ ہو سکتے ہیں۔

باقی آئندہ

دنیا میں دُکھ کا بھید

نمبر ۸

ایوب کا احوال

دکھ کے بارے میں عیسائی مذہب کی تعلیم جب دنیا میں دکھ کا مطلب دریافت کرتے ہوئے ہم مسیح کی تعلیم تک پہونچتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہوا ایک دم بدل گئی ہے۔ یسوع مسیح بدھ اور ایوب کے موافق نیکی کے لئے نہایت سرگرم ہے۔ اُن کے موافق اُس کا پکا ایمان ہے کہ دنیا کی بنیاد انصاف اور راستبازی پر ڈالی گئی ہے۔ اُن کے موافق وہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں راستباز اکثر دکھ نہیں پاتے پر دُکھ پاتے ہیں لیکن اُن میں اور یسوع میں یہ فرق ہے کہ ایوب اور بدھ اور یرمیا اور اور دیگر نبی بھی نیکوں کی مصیبتیں دیکھکر گھبراتے اور بلند آواز سے شکایت اور ماتم کرتے ہیں۔ مگر یسوع راستبازوں کی حالت دیکھکر کچھ بھی نہیں گھبراتا۔ ایوب کے دل میں رنج کا طوفان چلتا تھا۔ پر یسوع کے دل میں امن و چین رہتا ہے۔

اس کا سبب یہ تھا کہ یہودی لوگ سمجھتے تھے۔ کہ راستبازی کا انجام دنیاوی خوشی ہوگی۔ وہ خدا کی بادشاہت کی راہ دیکھتے تھے۔ پر اُس بادشاہت کی کیسی تصویر اُن کے دلوں میں تھی؟ وے یہ خیال کرتے تھے کہ جب بادشاہت آویگی۔ تب خود خدا ہمارا بادشاہ ہوگا۔ اور ہم اس کی رعیت ہونگے۔ اور اُس بادشاہت میں کسی کو کسی بات کی کمی یا کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی بلکہ سبھوں کو پوری دنیاوی خوشی حاصل ہوگی۔ یسوع نے بھی خدا کی بادشاہت کی خبر دی۔ پر اُس کے منہ میں ان لفظوں کا مطلب اور تھا۔ اُس کو معلوم تھا کہ خدا کی بادشاہت دنیاوی نہیں بلکہ روحانی ہے۔ اب اگر انسان کی حقیقی خوشی روحانی اور اندرونی ہو تو وہ بیرونی حالت پہ موقوف نہیں ہے۔ مسیح تمام عمر خوش رہا۔ جاتے وقت اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میں اپنی خوشی کو تمھارے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں۔ تو بھی اس کی بیرونی حالت ایسی خوفناک تھی کہ ہم اس کی اس بات کو یعنی میری خوشی کو سنکر تعجب کرتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسیح دنیاوی یا جسمانی دکھوں کو نا چیز جانتا تھا۔ وہ تو دنیا کے رنجیدوں اور مصیبت زدوں کا بڑا ہمدرد تھا ہمیں یہ پوچھنا چاہیے کہ مسیح دنیا کے غمزدوں کو تسلی کس طرح سے دیتا تھا۔ اور دکھ کا مطلب کیا بتلاتا تھا؟ اس کا جواب ایک جملہ میں نہیں ہو سکتا۔ طرح طرح کے دکھ ہیں جنکے طرح طرح کے مطلب اور فایدے بھی ہوتے ہیں۔ میں اُن کا مختصر بیان کرونگا۔ پر پیشتر اُس کے یہ دیکھنا چاہیے کہ یسوع مسیح گوتم اور یہودیوں کی پرانی تعلیم کے مطابق کیا کہتا ہے۔ بر عکس اُن کی تعلیم کے یسوع صاف بتلاتا ہے۔ کہ دکھ صرف سزا کے طور پر ہی نہیں بھیجا جاتا۔ پر اس کا اور مطلب بھی ہوتا ہے۔ یوحنا کی انجیل میں بیان ہے۔ کہ ایک دن یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ راہ میں جاتا تھا۔ کہ جنم کا ایک اندھا انہیں ملا۔ شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ اے استاد کس نے گناہ کیا کہ اس شخص نے یا اس کے ماں باپ نے کہ یہ شخص اندھا پیدا ہوا یسوع نے صاف جواب دیا نہ تو اس نے اور نہ اس کے ماں باپ نے گناہ کیا پر اس کا اور سبب تھا۔ پھر لوقا کی انجیل کے ۱۳ باب کے ۱-۵ آیتوں میں ہم پڑھتے ہیں۔ ایسی آفتوں سے ہم خود اپنے گناہوں کو یاد کرکے آگاہ ہو دیں کہ ہم ایسی سزا کے لائق ہیں۔ پر ہم کبھی عیب جوئی نہ کریں۔ اُنکے لئے جو برباد ہوئے اُن آفتوں کا مطلب اور تھا۔ اگر سب دکھ ایک قسم کی سزا نہیں تو اور کیا ہے؟ ا۔ تک

نہ گوتم سے اور نہ ایوب سے اسباب کا جواب ملا ہے۔ مسیح نے ابھی بتلایا کہ طرح طرح کے دکھ ہیں جن کے طرح طرح کے مطلب اور فائدے بھی ہیں۔ میں کئی ایک کا مختصر طور سے ذکر کرونگا۔

(۱) ایسے دکھ ہیں جو کہ ہماری ہدایت کے واسطے ہیں جیسے کہ بھوکھ۔ پیاس۔ تھکنا۔ بھوکھ دق کرنے والی چیز ہے۔ پر جس کو بھوکھ نہیں لگتی وہ کھانا نہیں کھاتا۔ دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر کوئی زیادہ کھاوے تو اُس کو بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور وہ کھانے سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ ایسے دکھوں سے ہمیں حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ اور مفید ہدایتوں پر چلنا پڑتا ہے۔

(۲) بعض دکھ بدکاری کی سزا تو ہیں پر اس میں شک نہیں کہ زناکاری اور نشہ بازی کرنے والے وغیرہ اپنے بدن ہی میں سزا پاتے ہیں۔ یہ جواب بہت سے دکھوں کے لئے بالکل صحیح ہے۔ یعنے کہ وہ دکھ اٹھانے والے کے گناہ کے سبب سے ہوئی ہیں۔ پر اور کتنے دکھ ہیں کہ جنہیں ہم اسی طرح سے نہیں بتلا سکتے۔ وہ جو جنم کا اندھا تھا اور وہ جن پر سیلام میں برج گر پڑا کوئی میٹھا بچہ جسے گھوڑی کی سم سے چوٹ لگتی ہے۔ ہزاروں نیک و بد جو کانگڑے کے بھونچال میں ہلاک ہوئے اُن سب کی مصیبتیں اپنے ہی کاموں کے پھل نہیں ہو سکتے۔ یہ جواب چند دکھوں کو بتلاتا ہے پر بے شمار اور دکھوں سے تعلق نہیں رکھتا۔

(۳) بعض ایسی مصیبتیں ہیں جو کہ ہماری تربیت کے واسطے ہیں۔ جیسے باپ اپنے پیارے بیٹے کو تنبیہ دیتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی اُن کو جنہیں پیار کرتا ہے۔ ویسے ہی تنبیہ دیتا ہے۔ پر بہت سے ایسے دکھ ہیں جو اس درجے میں بھی نہیں آ سکتے۔

(۴) ایک اور قسم کی مصیبت ہے۔ جس کا گوتم۔ بدھ۔ کی تعلیم میں ذکر نہیں۔ یعنے اُن کی مصیبت جو راستبازی کے لئے ستائے جاتے ہیں۔ پچھلے درس میں ہم نے دیکھا کہ ایوب کی کتاب اگرچہ اس کا کوئی صاف بیان نہیں ملتا۔ پر تو بھی اس کی کتاب لکھنے والا اسباب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ شیطان نے پوچھا تھا کہ کیا ایوب خدا کی خدمت مفت کرتا ہے۔ دنیادار لوگ سمجھتے ہیں کہ نیک لوگ صرف خودغرضی سے راستبازی کی پیروی کرتے ہیں۔ ایوب نے سخت مصیبت میں بھی اپنی راستبازی کو نہ چھوڑنے سے ثابت کیا کہ ایسے لوگ ہیں جو کہ مفت یعنے اپنے ہی شوق اور خواہش سے راستبازی کی خوبی پہچان کر اُسے اختیار کرتے ہیں۔ ایوب نے راستبازی کی خدمت میں دکھ پایا۔ اُس کی مصیبت بے مطلب اور بے پھل نہ تھی۔

مسیح تو صاف بتلاتا ہے کہ دنیا کے شروع سے مصیبت نیکوں کی قسمت میں لکھی ہے پر وہ اس بات کی شکایت نہیں کرتا۔ "مبارک وہ جو راستبازی کے لئے ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔" یعنے وہ روحانی بادشاہت جو دل میں ہے جسے کوئی ستانیوالا نہیں لے جا سکتا۔ ایسی عزت دنیا کوئی نئی بات نہ تھی "کیونکہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح سے ستایا تھا۔"

آریہ تعصب

چند گذشتہ سال سے آریہ سماج کا اخلاقی معیار اس قدر گر گیا ہے کہ غیر مذاہب کیساتھ چھیڑ چھاڑ کا وطیرہ خواہ مخواہ اُس نے اختیار کر لیا ہے۔ اور خودغرضی کی خاطر انصاف اور اصول کا بھی خون کر دیا ہے۔ بلکہ تہذیبی اور علمی دنیا میں اُس نے نہایت ہی مکروہ اور بُری خیال قائم کی ہے۔

"ست دھرم پرچارک" رقمطراز ہے کہ مہاشہ دھرم دیو جی عیسائی ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ان کو بیس روپیہ کی نوکری نہیں ملی تھی۔ "ست دھرم پرچارک" نے ایک رذیل اور کمینہ حملہ امریکن مشن پر کیا ہے۔ اور اپنی بداخلاقی اور مذہبی کمزوری کا مکمل ثبوت دیا ہے۔ اگر کوئی شخص آریہ دھرم کو قبول کرتا ہے تو زمین و آسمان کو سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے پوتر دھرم کو قبول کیا ہے اور سچائی کو گرہن کیا ہے۔ اور سچے مذہب کی صداقت کو آزمایا ہے۔ اگر کوئی عیسائی ہوتا ہے تو یہ الزام عاید کیا جاتا ہے کہ وہ تو روٹی کی خاطر ہوا۔ مگر یاد رہے کہ صداقت ہمیشہ صداقت ہی ہوتی ہے۔ اور یہی عیسائی مذہب کے پھیلنے کا سبب ہے کہ ہندوستان میں لاکھوں انسان ہر سال عیسائی ہوتے ہیں۔ وقت عنقریب ہے جبکہ تمام ہندوستان عیسائی ہو جاویگا۔

آپ کے ان فضول جھگڑوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاویگا۔ پیارے ہموطنوں وقت کام کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ نہ کہ فضول ذاتی جھگڑوں کے لئے۔ اگر آریہ سماج میں کچھ بھی برائے نام سچائی ہوتی تو تمام ہندو آریہ ہو جاتے مگر آریہ صاحبان محبت کی بجائے نفرت ہندوؤں میں پیدا کر رہے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایک ایسے ملک میں جہاں کہ غیر مذہب کے ہر ایک روشن پہلو کو تاریک پہلو دکھایا جاتا ہے ہرگز ہرگز ترقی نہیں کریگا۔

جھگڑا ہمیشہ اصول پر ہونا چاہئے۔ نہ کہ ذاتی بغض اور حسد پر افسوس کہ آریہ صاحبان نے کبھی اس طرف نظر عنایت نہ فرمائی کہ لاکھوں پونڈ ہر سال ان کے بھائیوں کی خاطر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کو مکمل انسان بنایا جاتا ہے۔ مشنریوں نے ہندوستان کی وہ خدمت کی ہے۔ جس کا بیان کرنا میں عبث سمجھتا ہوں۔ اگر آج مشنری چلے جاویں اور تمام سکول کالج ہسپتال یتیم خانے۔ کوڑھی خانے۔ پارچہ بافی کے سکول صنعتی سکول۔ ٹریننگ اور نائٹ سکول وغیرہ وغیرہ یک لخت بند کئے جاویں۔ تو آپ ذرا نظر تعمق سے غور فرمائیے کہ پھر تمہارے ملک کا کیا حال ہوگا؟ یہ انصاف آپ پر چھوڑتا ہوں۔

صوفی امرناتھ۔

چار محمدیوں کا عیسائی ہونا

جب سے خداوند نے آدم اور حوّا کو بنا کر باغ عدن میں رکھا۔ اسوقت سے لیکر آجتک بیشمار رسول، پیغمبر، نبی دیندار۔ ایماندار سچے دنیا سے الگ ہوکر رہنے والے معجزے اور کرامات دکھانے والے خاطر ایمان شہید ہونے والے دل و جان سے خداوند کو پیار کرنے والے ہوتے آئے ہیں۔ لیکن سوائے خداوند یسوع مسیح کے اور کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ جو انسان جو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ پائیگا بچ جائیگا اور نجات کا وارث ہوگا۔ پیارو کیسی بے حد خوشی کی یہ بات ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے نام پر ایمان لاکر بپتسمہ لینے سے نجات ملتی ہے۔ ۲۵ جون ۱۹۱۱ء مساۃ پاہنو موضع روڑی ضلع لائلپور جس کی عمر ۳۰ برس کی ہے۔ اپنی نجات کے فکر میں گناہوں کا اقرار کرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائی اور بپتسمہ پاکر تسلی حاصل کی۔ اب وہ اپنے ایمان میں قائم اور دل میں خوش ہے۔ ۹ اگست ۱۹۱۱ء قصبہ لائل نمبر ۳۲ ضلع لائلپور کا محمد دین عمر ۳۰ برس اور مساۃ فاطمہ عمر ۲۵ برس اور مساۃ سلطان بیگم عمر ۱۲ برس خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر اپنے بیشمار گناہوں کی معافی حاصل کی اور خدا باپ اور خدا بیٹے اور خدا روح پاک کے نام کا بپتسمہ لیکر ازحد خوش ہوئے اور مسیحی جماعت میں داخل ہوکر بے آرام دل کو تسلی دی۔ اے عزیز مسیحیو آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جب کوئی دوسرے مذہب کا آدمی ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر ہماری مسیحی منڈلی میں آملتا ہے تو اُس کو بہکا دھمکا کر واپس لیجانے والے ہزاروں اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس واسطے میری دست بستہ عرض ہے کہ ان چاروں کے واسطے جنہوں نے خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ مانا اور بپتسمہ پایا دن رات اپنی اپنی دعاؤں میں یاد کریں اور خداوند سے ان کے واسطے برکت چاہیں۔ تاکہ ایمان میں قائم رہکر دوسروں کے واسطے نمونہ بنیں۔ یہ چاروں بپتسمے پادری کے۔ بی۔ اسمتھ سپرنٹنڈنٹ لائلپور کے ہاتھ سے ہوئے۔

الراقم۔ حاکم علے از سانگلہ ہل۔ پنجاب۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ہر دو خلیفہ صاحبان قادیانی اور امروہی سے بطور حجت چند سوال۔

اوّل۔ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ الہام ہوا ہے کہ اُن کا خدا اماجی ہے۔

دوئم۔ اگر یہ الہام ہوا ہے کہ جو اُن کے تمام دیگر الہامات خصوصاً دعوئی نبوت کی کیا حقیقت ہے جبکہ ازروئے مشاہدہ شیخ سعدی علیہ الرحمت خدا اماجی سے مراد بت حاج سندھ سومناتھ واقعہ ملک سندھ ہے۔

سوئم۔ کیا اسلام کی بنا پر قدرت کاملہ خداوندی کا اقرار خلیفہ صاحبان نہیں کرینگے کہ کس طرح اس معبود مطلق نے اس الہام شیطانی کے بعد غلام احمد قادیانی کے قلم سے بندگان کی اطلاع کے واسطے لکھوا دیا کہ وہ دائرہ معبودیت سے خارج ہے۔

ایسی حالت میں کس طرح تمام دعوے نبوت و الہام راستی پر قابلِ تسلیم ہوسکتے ہیں۔

راقم ایک سائل۔

بیکانیر سے رتن گڑھ تک دربار بیکانیر اپنے خرچ سے ریلوے تعمیر کریگا۔ مسافت ۴۸ میل ہے۔

میلہ باران ہاڑا

پیر گاہے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے

مزید حالات

پیر پرستی ــــ قبر پرستی گناہ ہے!

ان میں سے ایک شخص ایسا ہی تھا جو برہما چین اور ہانگ کانگ سے آیا تھا۔ وہ بہت دیر تک مسیحی فرقوں اور مسیحی دین کے اصولوں کو دریافت کرتا رہا اور کہنے لگا کہ واقعی جو سچی محبت اس دین مسیحی میں ہے۔ ایسی میں نے آجتک کسی اور دین میں نہیں دیکھی۔ اس شخص کا نام سردار کشن سنگھ ہے اور متوطن سکنہ موضع جسٹ پیٹہ متصل چھاؤنی جالندھر کا ہے۔ یہ اپنی اہلیہ کو لیکر فوراً ہی میلہ سے واپس چلا گیا۔ ایک اور شخص مسمی سندر سنگھ از مالیر کوٹلہ کا پادری جھیل سنگھ صاحب کے پاس خیمے میں آیا کہ مجھے بپتسمہ دیں مگر پادری صاحب نے مناسب نہ سمجھا کہ تعجیل کاری کر کام میں لایا جاوے ضروری تھا کہ اس بھائی کو پہلے مسیحی دین کی اور زیادہ تعلیم دیجاوے اور بعد میں جب وہ بخوبی سمجھ لیوے کہ سوائے خداوند یسوع مسیح کے کوئی اور نہیں ہے۔ جو ہمیں نجات دیسکتا ہے تو اس کو بپتسمہ دیکر مسیحی گلے میں شامل کیا جاوے۔ بڑے شکر کی بات ہے کہ اس دفعہ ہمارے خیمے میں قبر کے مجاور بھی آکر کلام پاک کو سنتے تھے۔ اور اپنے دلوں میں نادم ہوتے تھے۔ مگر لبوں پر مہر خاموشی تھی کہ جسے سوائے خداوند مسیح کے کوئی اور نہیں توڑ سکتا۔ میلے کے شروع میں ہمارے محمدی و احمدی بھائیوں نے بھی ایک یا دو دفعہ کوشش کی تھی کہ یہ قبر پرستی رک جاوے۔ مگر نامعلوم کن وجوہات سے وہ رک گئے۔

باقی داشتہ

سفر امریکہ

گزشتہ نمبر سے آگے

نیوارک چرچ آف گاڈ مشنری ہوم میں قریباً پچاس یا ساٹھ مشنری ہیں۔ جن میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ یہ ہوم بہت پرفضا جگہ میں بنایا گیا ہے۔ پادری ٹیکر صاحب (Tanka) جو ایک دفعہ ہندوستان میں بھی دورہ کر چکے ہیں۔ اس ہوم کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ جب میں پہونچا تھا وہ فلاڈلفیا میں میٹنگ کرانے گئے ہوئے تھے۔ مگر دو روز کے بعد واپس آگئے۔ امریکہ میں کھانے کے وقت ہندوستان کی نسبت مختلف ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ان امریکن لوگوں کے کھانے کے وقت جو ہندوستان میں ہیں۔ یہاں سے کسی قدر مختلف ہیں۔ یہاں صبح سات بجے حاضری بارہ بجے کھانا اور شام کے پانچ بجے ڈنر قریباً تمام یونائیڈ سٹیٹس میں یہی حال ہے۔

ہر روز شام کے وقت خاص شہر میں منادی کیلئے چھ یا سات پادری صاحبان اور لیڈیز جایا کرتے تھے وہ جگہ ہوم سے کوئی آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہندوستان کی طرح یہاں بھی بازار میں منادی کرنی پڑتی ہے۔ بازار میں چرچ آف گاڈ کا ایک چیپل ہے۔ لیکن چیپل میں تعداد حاضرین بڑھانے کے لئے بازار میں پہلے منادی کرنی پڑتی ہے۔ البتہ یہاں کی منادی۔ ہندوستان کی بازاری منادی سے مختلف ہے۔ یہاں کی منادی میں دوسرے مذہبوں کو بیچ میں لانیکی ضرورت نہیں پڑتی۔ لیکن تو بھی یہاں کے لوگ تمام مسیحی نہیں ہیں۔ منادی میں بعض لوگ مخول کرتے اور ہنستے ہیں۔ میں آٹھ دن نیوارک میں رہا اور تقریباً ہر روز اس چیپل میں جانیکا اتفاق ہوتا تھا تعداد حاضرین بیس پچیس کے قریب ہوتی تھی۔ باقی آئندہ

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

پھر پادری پریم داس نے کہا کہ جیسے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو ہم کمال کہتے ہیں جیسا بیج کہ اس نے بڑھنا ہے اور انسان کی زندگی اسی طرح سے ہے کاملیت کا اصول قائم رہنا ہے۔ اگر ہم نے اس میں قائم رہنا ہے۔

بعد ازاں مسٹر چاغن خاں صاحب نے فرمایا کہ آج ہمیں کامل ہونا ہے۔ پہلے اس آلہی زندگی کو ایمان سے لینا ہے۔ اسی میٹنگ میں ہمیں کامل ہونا ہے۔ پھر جناب مسٹر یوحنا خاں نے فرمایا اور کاملیت کی تعریف عجیب پُرتاثیر طور سے کی۔ آپ نے کاملیت کی تعریف کی کہ کسی شے کا کمال وہ اُس کی غایت ہے۔ جب تک وہ ان مدارج میں آہستہ آہستہ ترقی نہ کرے تب تک وہ کمال کے درجہ تک یا اس کی غایت تک نہیں پہونچ سکتا۔ رومیوں کا ۸: ۲۹ آیت دوسرا قرنتیوں ۳: ۱۸۔ خدا اُس کے بیٹے کی صورت۔ اسی خدمت کی صورت پر ہم تدریج بڑھتے جاتے ہیں۔ اُن کے وسیلے ذات آلہی میں شامل ہو جاؤ۔ یعنے خدا کے فرزند بن جاؤ۔ یہ سب کچھ خداوند نے معمولی حالت سے اُٹھا کر اپنا بڑا شرف دیا کہ ہم اس کاملیت کے درجہ کے لائق ٹھہریں۔

بعد ازاں جلال مسیح نے فرمایا کیونکہ یہ باپ کو پسند آیا کہ سارا کمال اُس میں بسے۔ باپ بیٹا اور روح ان تینوں میں اُس کا کمال ہے۔

بعد ازاں پادری پریم داس نے ۲: ۱۵ آیت پڑھکر سنائی جسمیں فرزندیت کے درجے تک پہونچا کر ہم کو جلالی انعام دینے کی بابت ہے۔ سب سے بڑا انعام یہ ہے۔ کہ وہ ہمارا بھائی بنتا ہے۔ دو قسم کے انعام (۱) خدا کا جلال (۲) خود انکساری کی زندگی جو اس نے بسر کر کے ہم موجودہ دستور کر دکھلائی۔ باقی داشتہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رُڑکی

اور امتیاز کو اسی قبول کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ سکوت اور خاموشی اور عدم تصورات سے کوئی نتیجہ نہیں پیدا ہوتا۔ اور یہ مسلم الثبوت ہے کہ جب کچھ نہ تھا تو وہ خدا پاک، ضرور تھا اور امتیاز اس کی ذات میں موجود اور متاثر اور منکشف تھا کہ جس طرح آب و آتش اور ہوا میں ایک رنگ ہے اور اُس کو اس کی ترکیب مستعملہ سے سمجھا اور پہچانا گیا ہے۔ اور اس کو سب جانتے ہیں کہ اُس کی ذات پاک میں خارج سے کچھ نہیں آسکتا اور نہ اس سے خارج میں کچھ جا سکتا ہے مگر ذات اور امتیاز اور باطن قدیم ہیں۔ تو اس سے محبت بھی قدیم ہے اور ذات خدا کو اُس کا مرکز ہونے سے محبت قرار دیا جا سکتا ہے اور جب تک اُس کی محبت دستگیری نہیں کرتی۔ آدمی اس کی طرف نہیں چلتا اور خود جائے محبت کو اپنے جسم پر آراستہ کر لینا عقل سے بعید ہے۔ کوئی آدمی خوف و دہشت کھانے سے نیک نہیں ہو سکتا۔ جس کو وہ ذات پاک اپنی محبت دیتا ہی وہ محبت کے دائرہ میں آکر گناہ سے توبہ اور نیکی اختیار کرتا ہے۔ اور نیز اسی محبت کے حصول اقتباس سے مسیحی خدا کو باپ کہکر یاد کرتا ہے اور منصب خاص محبت سے عام اور تمام بہرہ مند نہیں ہو سکتے۔ بقول شخصے۔

بندگی با بندگاں در گرو ہست

جس طرح حدوث اور قدم کے تعلقات ناممکن ہیں۔ اسی طرح یہ منصب خاص بھی باتخصیص میسر آتا ہے۔

باقی آئندہ

عشاء ربانی کے موقعہ پر کلیسیاؤں میں شخصی پیالہ کا رواج

۱۲م اس کا سبت اور لباس وحروف اُس کو شرعی چوتھے حکم کے دیئے ہیں بھلا یہ کیوں نہیں ہو سکتا - بائبل کے معنے بہت وسیع ہیں - ایک کو تین چار سیر دودھ برف گوشت اسی دن کو خریدنے کی اجازت ہے - دوسروں کو ایک پاؤ بھی نہیں - بعضوں کی ضرورتیں ایسی لازمی اور واجبی ہیں اور دوسروں کی آپ کے نزدیک فضول وواہیات بھلا یہودی سبت کے منانے کی بابت کوئی آیت بائبل سے پیش کر سکتے ہیں - ہاں سینکڑوں بلکہ ہزاروں - گر خداوند کے جی اُٹھنے کے دن کو آپ یہودی سبت یا چوتھا حکم کسی بائبل کے ایک مقام سے بھی نکالکر دکھادیں - تو عین شفقت ہوگی - مگر آپ کو شریعت سے کیا آپ نے جماعت کے سامنے ہاتھ دھو کر دکھایا کہ میرا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے -

واہ صاحب خوب سنائی کہ آپ شریعت سے واسطہ بھی نہیں رکھنا چاہتے - پھر اس کے بغیر آپ کا گزارہ ہی نہیں شرع کو آپ روح سے کرتے ہیں مگر ختم جسم وشریعت سے یہ آپ کا کام نہیں ہے - بلکہ کسی اور کا ہے - پھر آپ کا کیا قصور؟

روح سے آزادگی ملتی ہے جو کہ خدا کے بیٹوں کو نصیب ہوتی ہے - پھر آپ یہودی دستوروں کو مدنظر رکھکر اور یہودی رواج وانگریزی سسٹم کو لیکر بائبل کی گہری اور عمدہ اور رفاقت اقدس کی تعلیم پر خونی چھاپہ مارتے ہیں اور نام کو رفتہ رفتہ یا سسٹر ہی بنتے ہیں -

معلوم نہیں کہ مطلب کے لئے بائبل کے مضامین کیسے عمدہ طریقہ سے تیار کئے جاتے ہیں اور باقی مضامین کی سچائی کے نزدیک تک نہیں جھوتے -

دوئم دلیل آپ کی - میرے خیال میں زمانہ یہاں تک چلا آیا ہے کہ آپ رواج کو جاری کرنے کا مناسب موقعہ ہے اور یہ روح سے ہدایت ہو رہا ہے؟ -

جناب آپ کا خیال بالکل درست و بجا ہے - آپ کا مکاشفہ اور الہام محمدی واجب و درست ہے - ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ آجکل بھی الہام نازل ہوا تو لائل پور رسالہ قرباریں کیوں نہ ہو یہ علاقہ بھی نیا اور آبادی بھی نئی - اور الہام کیا پُرانا ہی ہوتا

ذرا تعصب سے قطع تعلق کرکے ان آخری باتوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے - پہلی کلیسیا میں شخصی پیالا کا رواج ہرگز نہیں تھا -

اور یہ کلیسیا سب سے نزدیک کی کلیسیا تھی جو مسیح کے شاگردوں سے تعلق رکھتی تھی اب اسی رسم کی تعمیل ہوتی ہے جبکو آج ۱۹۱۱ برس ہوتے ہیں -

سیالکوٹ کنونشن

از ابتدائے ۲۲ ستمبر لغایت ۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

مسیحی ناظرین کو واضح ہو کہ حسب معمول سیالکوٹ کا سالیانہ کنونشن امسال ۲۲ ستمبر سے شروع ہوکر ۱ اکتوبر کو ختم ہوگا اسکے میر مجلس جناب پادری ڈبلیو بی انڈرسن صاحب نے دو رسالونکے ذریعہ اس کنونشن کی آنیوالی برکتوں کے حاصل کرنے اور اسکو زیادہ فائدہ کا ذریعہ بنانے کیلئے نہایت عمدہ نصیحتیں درج کی ہیں اور خاص زور دعا پر لگایا ہے - نہایت ضرور ہے کہ تمام برکتوں اور نعمتوں کے حاصل کرنیکے خاص وسیلے کو ہم معلوم کریں اور جب معلوم ہوچکا تو اسکو حاصل کرنیکی کوشش اور ہاتھ بڑھاکر اس کو لیں - وہ ہاتھ ایمان کا ہاتھ ہے جو دعا کی پُر اثر طاقت سے مضبوط ہو کر پھیلا رہتا ہے - اور جبتک برکتیں اسکے ذریعہ سے آنہ جائیں وہ ہٹتا نہیں ہے - اسلئے ضرور ہے کہ تمام مسیحی خواہ وہ جو اس کانونشن میں حاضر ہوں یا حاضر نہ ہو سکیں وہ حضرات جو دعا مانگیں کہ خدا کی بڑی برکت تمام مسیحیوں پر نازل ہو اور اسکی بادشاہت ملک ہندوستان میں قائم ہوجاوے - ایڈیٹر

شعر و سُخن

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن ثاقب لودیانوی

رہیں گی نظریں آوارہ ہماری ہم نشیں کب تک
نہ دکھلائیگا تو اپنی جھلک اے جلوہ گیں کب تک

نگاہیں ڈھونڈ لائیں گی اُسے تو آسمانوں سے
رہیگا پردہ بن کے اُس کا اے خلد بریں کب تک

قیامت آنے دو اُٹھ جائینگے کشتے مزاروں سے
چھپائیگی ہمیں دامن میں تو اپنے زمیں کب تک

تمہارے پاس اے اہل عدم سب آنیوالے ہیں
رہیں گے یہ مسافر بزم فانی میں مکیں کب تک

بہت اچھا ہوا جو مر کے چھوٹے قید ہستی سے
ہمیں وا ماندہ رکھتا تھا اے وقت واپسیں کب تک

طلوع ہونیکو ہے اب آفتاب صدق عالم میں
تسلط دہر میں تیرا اے چتر عنبریں کب تک

بلالو اپنے ثاقب کو مسیحا دربہ تم اپنے
رہے وہ مضمحل دنیا میں یوں اندوہگیں کب تک

ضرورت

گوجرانوالہ انڈسٹریل سکول کے لئے ایک تجربہ کار مسیحی ونڈی وایک جو ہیئی اور ایک کلرک جو انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکے اور بک کیپنگ جانتا ہو اور اگر ڈرائنگ کا کام سکھا سکے اور اپر پرائمری کلاس کو تعلیم دے سکے تو اسکے لئے علیحدہ الاؤنس ملیگا - تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کریں -

---

مضامین

مسیحی خدمت

اب شاگرد وہاں سے چلے آئے اور سیدھے بالا خانہ میں جمع ہوئے۔ اور سرگرمی کے ساتھ دعا میں مشغول ہوئے اور تسلی دینے والے کا انتظار کرتے رہے۔ اُن کی دعا دلی یگانگت سے کی گئی۔ سب شاگردوں کی دلی خواہش ایک ہی تھی اور وہ وعدہ پورا ہوا تسلی دینے والے نے ان کے دلوں میں قیام کیا اور اُس کی طاقت اور رہنمائی سے اس چھوٹے گروہ نے ایک جہان کو اُلٹ دیا۔

اگر ہم سب مسیحی ایک دل ہوکر اور ایک ہی خواہش رکھکر خداوند سے دعا مانگیں تو بے شک ہم دنیا کو تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ ہندکے مسیحی ہندوستان کو فتح کر سکتے ہیں۔ یورپ کے مسیحی یورپ کو تسخیر کر سکتے ہیں۔ دلی یگانگت اور دعا کی بھرپوری سے ہی مسیح کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ آؤ ہم اس کام کو جلدی کریں ورنہ خداوند آتا ہے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اکثر مسیحی لوگ زبان سے تو کہتے ہیں۔ مگر جب خدمت انجام دینے کی باری آتی ہے تو سینکڑوں طرح کے بہانے یا اعتراضات اُٹھانے لگتے ہیں۔ اگر ہم مسیحی ہیں اور خداوند کو اپنا مالک جانتے ہیں تو پھر کونسی وجہ ہے کہ ہم اس کے حکم سے پھریں۔ وہ کہتا ہے۔ انجیل کی منادی کرو۔ قوموں کو شاگرد کرو۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

دنیا ایک کشمکش کا گھر ہے

دنیا میں مشکل سے ہی کوئی ایسا انسان ہوگا جسکو کبھی نہ کبھی اکانت میں سنسار کی دچتر رچنا کا خیال نہ آیا ہو۔ ہم کیا ہیں ہمیں کس نے بنایا۔ یہ دنیا کیا ہے۔ پرماتما کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ہمیں اس دکھ ساگر سنسار میں پیدا کرے۔ یہ سوال ہیں جو کہ ہر ایک وچارشیل پرش کے دل میں آنے ضروری ہیں سچ مچ یہ دنیا ایک پہیلی ہے جس کو حل کرنے کے لئے رشیوں اور فلاسفروں نے اپنی ساری عمریں خرچ کریں۔ اور اس سوچ وچار میں اپنی تمام عمریں برباد کرنے کے بعد انہوں نے یہی کہا کہ ہم اس سنسار کی نسبت کچھ نہیں جانتے۔

آہ! اے پرماتما کے وسیع جگت اور ادبہت قدرت کی خوبصورتی تقوڑے سمجھ کے لئے تیری بابت وچار کرنا حقیقت اپنے سن کو خسارت اور پوتر کرنا ہے لیکن جب ہم زیادہ تعجب ہیں تو ہم اپنے آپ کو گم پاتے ہیں۔ اور بجائے خوشی حاصل کرنے کے شانتی حاصل کرتے ہیں۔ سنسار بھی کیا عجیب ہم ودبانک ہیں۔ شاید ایک دوسرے کی نسبت زیادہ خوبصورت زیادہ ذہین ہیں۔ لیکن ایک ایسا انجلا ہیں اور اُس کو محلوں کی خواہیں آتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ غذا اور نرم بستروں کے بغیر اُس کو نیند نہیں پڑتی لیکن غریب لڑکا ہے کہ دن بھر میں اُسے کہیں ایک سوکھی روٹی بھی نصیب ہوجائے تو اسی کو غنیمت سمجھکر اپنی قسمت پر شاکر ہے سنسار کی اس دچتر رچنا اور جبتا کو دیکھکر شاید آپ یہ نتیجہ نکالیں کہ پرماتما منصف نہیں ہے۔ نہیں پیارے ناظرین پرماتما نیاکاری ہیں۔ تمام غریب اور امیر اُس کے تئیں

وہ بھنا سے بھنا۔ اندھے۔ کوڑھی کو پیار کرتا ہے۔ یہ صرف ہمارے اپنے کرموں کا پھل ہے* کہ کوئی دکھی ہے۔ اور کوئی سکھی ہے۔ پرماتما کا سورج تمام گھروں پر اپنی روشنی ڈالتا ہے اور دھوپ دیتا ہے۔ وہ غریب کی جھونپڑی اور امیروں کے محلوں میں یکساں روشنی پہونچاتا ہے۔ پرماتما کا روشن اور میٹھا چاند ایک جیسی ٹھنڈی کرنوں سے امیروں اور غریبوں۔ بیماروں اور تندرست کے دلوں کو تروتازہ کرتا ہے۔ اے بڑھی ماتا تو کس واسطے روتی ہے۔ اور غم سے نڈھال ہے۔ گو تیرا ایک نوجوان بیٹا کوچ کر گیا ہے۔ پیاری ماتا اُٹھ غم کو دور کر ایشور پرماتما کی شرن لے۔ تو یہی سمجھ کہ وہ تیرا ثمر نہیں تھا۔ بلکہ پرماتما کا دیا ہوا تھا اور اُس نے ہی لے لیا۔ دنیا میں وہ کون پرش ہے جو کہ بالکل سکھی ہے۔ ہر ایک کو کوئی نہ کوئی رنج ضروری ہے۔ لیکن بہادر پرش وہ ہے جو کہ مصیبتوں کے نیچے دب نہیں جاتا بلکہ مردانہ وار اُن کا مقابلہ کرتا ہے۔ پیارے ناظرین اس دنیا کو پھولوں کا باغیچہ مت سمجھ لینا۔ ورنہ پچھتاؤ گے بہادری تو تب ہے کہ آپ دکھ میں درد میں رنج میں تباہی میں خندان پیشانی رہو۔ یاد رکھو دنیا ایک کشمکش ہے یہ ایک سنگرام ہے۔ لڑائی میں وہی سپاہی کامیاب ہوتا ہے جو کہ اردگرد کے کشت وخوں اور گریہ وزاری کی پرواہ نہ کرتا ہوا مردانہ وار دشمن سے مقابلہ کرتا ہے۔

(شانتی)

گھورپاپ کا انکشاف

پنجاب کے ایک پہاڑی علاقہ کی مصدقہ واردات ہے۔ ایک پردیسی مسافر اپنی کمائی کا روپیہ لئے ہوئے گھر کو آتا تھا۔ پہاڑی تنہائی مقام میں ایک جرائم پیشہ بدمعاش سے ملاقات ہوگی۔ بدمعاش نے سب حال دہوکے سے معلوم کیا

*کرموں کا پھل نہیں بلکہ قدرت کا کھیل ہے۔ ایڈیٹر

اور غریب مسافر کو قتل کر کے تمام مال چھین لیا اسوقت بادل چھا رہے تھے اور ہلکی پھوار کی بوندا باندی ہو رہی تھی مسافر نے بہت منت خوشامد کری اور خدا کا واسطہ دیا کہ مال لے لے۔ مگر اُس کی جان چھوڑ دیوے۔ لیکن۔ بدمعاش مذکور جانتا تھا کہ اگر اُسکو زندہ چھوڑ گیا تو ضرور وہ رپوٹ کریگا قتل ہونے کے وقت اس غریب مسافر نے اس بارانی موسم کو اپنا گواہ بنایا تھا۔ اور کہا کہ انصاف کرے۔ پرمیشور ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔ قاتل مذکور مسافر کا کام تمام کر کے خوشی خوشی چلدیا۔ اگلے روز لاش کی خبر معلوم ہوئی۔ پولیس نے بہت تحقیقات کری لیکن کوئی ثبوت پایکونہ ملا۔ دو تین سال بعد قاتل اپنی محبوبہ کے ساتھ کلول کرتا تھا۔ وہی بادل کی سہاونی جھڑی تھی۔ وہی ہلکی پھوار اور بوندا باندی جاری تھی۔ بغل میں محبوبہ تھی۔ موسم کی مستی تھی۔ قاتل کو وہی مقتول مسافر کا خیال آیا جس نے مرتے وقت بارانی موسم کو گواہ کیا تھا۔ اُس نے خیال کے لطف میں دفعتاً کھل کھلا کر ہنس دیا۔ محبوبہ حیران تھی کہ یہ بے موقعہ کی ہنسی چہ معنے دارد۔ محبوبہ نے ناز و انداز سے وجہ پوچھی۔ عاشق نے ہر چند اِدہر اُدہر کی باتوں سے ٹالنا چاہا۔ لیکن محبوبہ کب مانتی تھی۔ عاشق کے لیت و لعل پر محبوبہ اور بھی اصرار کرتی تھی۔ آخر عاشق نے بیان کیا کہ ماجرا کیا تھا اور کس طرح ایک بے وقوف راہ چلتے مسافر نے اس موسم کو گواہ بناکر جان کھوئی تھی عاشق نے کل حال اول سے اخیر تک بتلایا اور تاکید کری کہ کسی غیر پر ظاہر نہ ہونا چاہئے۔ اس وقت محبوبہ نے بھی وعدہ کیا۔ لیکن بقول لیکہ عورتوں کے من میں بات کا پچنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ محبوبہ نے وہی کیفیت اپنی سہیلی پر ظاہر کری۔ اور قسم دی کہ کسی غیر کے پاس آشکارا نہ کی جاوے۔ سہیلی نے اپنے عزیز کو سنائی۔ رفتہ رفتہ اُس کی چرچا پھیل گئی۔ پولیس بھی خبردار ہوئی وہ مقدمہ برآمد ہو گیا۔ قاتل پکڑا گیا۔ ثبوت معتبر تھا۔ تین سال بعد اُس کو اپنے فعل کے مکافات میں پھانسی کی سزا ملی۔ جس جھڑی کو گواہ بنایا تھا۔ اُس نے اپنا حق ادا کر دیا بعض قاتل خود اقبال کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سوال دیگر ہے۔

(اخبار عام)

گالیاں

کسی مہذب ملک میں کوئی شریف آدمی اپنے منہ سے گالی نکالنا یا دوسرے کے منہ سے گالی سننا کبھی پسند نہیں کریگا۔ مگر ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ آدمیوں کا ذکر ہی کیا ہے۔ اچھے اچھے پڑھے لکھے آدمی جو اپنے آپ کو کچھ کہلانا چاہتے ہیں جب ہم اپنے ہم جنسوں میں بیٹھتے ہیں تو ایسے بے تکی ہانکتے ہیں کہ سنکر شرم آتی ہے۔ گالیاں ایسی بے تکلفی سے زبان پر آتی ہیں گویا عام بول چال کے ساتھ وہ لازم و ملزوم ہیں۔ ہمارا تکیہ کلام گالیاں ہیں۔ طرفہ یہ کہ متکلم اور مخاطب دونوں کو ناگوار نہیں گذرتی۔ ہر ایک قوم اور ملک کا موازنہ اس کی طرز کلام سے کیا جاتا ہے۔ اگر اس لحاظ سے دیکھا جاوے تو ہمارا ملک اخلاقی حالت میں بہت گرا ہوا ہے۔ کیونکہ جسقدر گندے الفاظ ہماری زبان سے نکلتے ہیں شاید ہی کسی دوسری قوم کی زبان سے نکلتے ہونگے۔ گالیاں ہماری گھٹی میں ہیں بچپن ہی سے سکھائی جاتی ہیں۔ پیدا ہونے کے روز سے مرنے کے دن تک جسقدر رسومات ہمیں خود یا ہمارے لواحقین کو ادا کرنی پڑتی ہیں۔ اُن سب میں گالیاں کا عمل دخل ہے۔ بلکہ گالیوں کے بغیر ایسی تقاریب پھیکی خیال کی جاتی ہیں

حرص کی کڑی زنجیریں

جب انسان سو کا ہوتا ہے تو ہزار کی خواہش کرتا ہے۔ اور جب ہزار ہو جاتا ہے تو دس ہزار کے منصوبے باندھتا ہے۔ ۱۰ ہزار ہو جاتا ہے تو پچاس ہزار اور لاکھ کے لئے حرص بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سیر ہونے میں نہیں آتا۔ کوئیں مٹی سے پور دیے جاتے ہیں۔ دریا پتھروں سے روک دیے جاتے ہیں۔ آگ پانی سے بجھا دی جاتی ہے۔ مگر آدمی کی حرص سیر ہونے کو نہیں آتی۔ دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جب کھانے کو نہیں ملتا تو کہتا ہے کوئی ذریعہ معاش کا نکل جاوے تو پرمیشور کا شکریہ ادا کروں جب روٹی ملنے لگتی ہے تو مکان کی تلاش ہوتی ہے۔ مکان مل گیا تو اُس کے واسطے اسباب ڈھونڈتا ہے جب وہ مل گیا تو اچھے کھانے اور اچھے پہننے کو دل چاہتا ہے۔ جب وہ ملگیا تو بیوی کی خواہش کرتا ہے۔ جب بیوی ملی تو اُس کے واسطے زیور چاہئے۔ اور بیوی ایک دو زیوروں سے خوش نہیں ہوتی۔ یہی چاہتی ہے کہ زیوروں سے اس کو لاد دیا جاوے۔ اونٹ بوجھ سے اڑانے لگ جاتا ہے اور گدھا اینٹوں سے چلا اٹھتا ہے۔ مگر عورت زیوروں سے نہیں تھکتی۔ بلکہ اور ہی اور مانگتی چلی جاتی ہے۔ آگے اسکو صرف اپنی حرص تھی۔ اب ایک اور بیوی کی اسکو شامل ہوگئی اپنی حرص جو کبھی رک گئی تو اُس حرص کی تیلی (بیوی) نے اس کو آرام سے بیٹھنے نہ دیا اور لا اور لا۔ جب یہ حال دنیا دار کا ہے تو اسکو آرام کس طرح سے ملسکے۔ حرص کی زنجیریں توڑنا مشکل ہے۔

تھانیسر میں سورج گرہن کے موقعہ پر ۲۳ اکتوبر کو بہت بڑا بھاری میلہ ہوگا۔ جس کے انتظام کی ابھی سے بہت بڑی بھاری فکریں ہو رہی ہیں۔ گزشتہ میلہ گرہن پر ۳ لاکھ آدمی جمع ہوا تھا اس سال اس سے بھی زیادہ کی اُمید ہے۔

گلدستہ اخبار

ہمعصر مارواڑی رقمطراز ہے کہ نیپال کی ترائی میں، ۳۰ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں جو گھی میں سانپ کی چربی ملایا کرتے تھے۔ اُن میں کچھ مارواڑی بھی ہیں۔

پوسٹ آفس کلکتہ میں چٹھیوں کے اوپر مہر لگانے کی غرض سے ایک نئی مشین منگائی گئی ہے۔ جو بجلی کی طاقت سے چلتی ہے۔ اور ایک گھنٹہ میں ہزاروں خطوں پر مہریں لگ جاتی ہیں۔

آخرکار ڈیڑھ سال کے عرصہ کے بعد ڈھاکہ کے عظیم الشان مقدمہ سازش کا فیصلہ ۷ اگست کو ہوگیا جس میں بابو پلین داس کو معہ دو رفقا کے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ کاش اور شریر عبرت حاصل کریں۔

اسی مقدمہ میں ۱۸ اور ملزموں کو ۱۸-۱۸ سال ۱۴ ملزموں کو ۷-۷ سال اور ایک کو تین سال کی سزا دی گئی آٹھ آدمی رہا کئے گئے۔

گزشتہ ہفتہ (۱۵۰) تارکان وطن برٹش گائینا ناٹال اور فیجی سے واپس آئے ہیں۔ اور (۳۶۹۶۸۶) روپیہ اپنے ساتھ لائے ہیں۔

مس ہین ٹنگ جو لندن میں مری ہیں۔ لیڈی ڈفرن فنڈ کے لئے ۰۰۰۰ ۴ روپیہ چھوڑ گئی ہیں۔ اس رقم کے علاوہ مس ٹنگ صاحب ولایت کی ایک سوسائیٹی کے لئے قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ دے گئی ہیں۔

ضرورت ۱/۳

ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ لیڈی کی مشن ڈسپنسری منٹگمری کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ کی بابت بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

درخواستیں مس ایم۔ الکنڈر۔ انگلس میموریل۔ وھرم سالہ بھیجی جائیں۔

ضرورت

ایک فیمیل ہاسپٹل اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن پاس شدہ ہندوستانی لیڈی کسی سرکاری شفاخانہ میں ملازمت کی تلاش کرتی ہے اسکے پاس کارگزاری کے سرٹیفکیٹس بھی ہیں جسکو ایسی لیڈی کی ضرورت ہو وہ ذیل کے پتہ پر درخواست کرے لیڈی موصوف نے کئی سٹیشنوں میں بھی کام کیا ہے اور اچھا تجربہ رکھتی ہیں۔ المشتہر مسز اے۔ لیمس فیمیل۔ ایچ سب اسسٹنٹ متصل مشن کمپونڈ۔ امرتسر۔

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے
کیونکہ انکے مطالعے سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۴ر ۶ر ۱۲ر رومن اُردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر +
۷- چندر لیلا اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر ۶ر +
۱۰- سمیر داسے اُردو ۶ر ۱۰ر +
۱۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ -
جلد کپڑا - بے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸ر

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷- بچوں کی پرورش ار +
۸- شادی کی بابت خیالات ار +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیحی دین اور اخلاق - پاکٹر شی - مسیح کا نمونہ - عزت بےمثال - تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ہ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہو پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ٹرینگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہو۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی بیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی درد گرچہ نہیں ہوگی نہ بمعمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ کلوف نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئیے قیمت سو گولیونکی ڈبیہ ۱ر ایکسے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۸ر ۲ر

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بہاڑ ہوجاتا ہو یہ دوا لحظہ میں اس کو پانی کردیتا ہو۔ درد ریاح جیسے چیس چک ٹیک رگوں میں ہر ہی کہیں کہیں سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہو۔ درد خیر نصف کم تمام ہو۔ دور ہوجاتا ہو اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۵۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

مشاہرہ:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں تو ۹ عہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرڈول و کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ما عہ گرڈول للعہ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اور برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب	عہ ۲
غیر ممالک سے	۵

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عہ
چوتھائی کالم	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماء

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام موانکی برادرز چھپا۔